مولانا شیخ محمد عادل ربانی

بیماری اور شفا اللہ ﷻ سے آتی ہیں

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. الصلاة والسلام علی رسولنا محمد سید الأولین والآخرین. مدد یا رسول الله، مدد یا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد یا مشایخنا، دستور مولانا الشیخ عبد الله الفائز الداغستاني، شیخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طریقتنا الصحبة والخیر في الجمعیة.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ

(قرآن ۲۶:۸۰)۔ "اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے"۔ صدق اللہ العظیم۔ اللہ عز وجل نے بیماری اور شفا دونوں کو مقرر کیا ہے؛ یہ سب اُس ﷻ کے جانب سے ہی آتا ہے۔ حالانکہ بیماری اللہ ﷻ کے حکم سے مومن کے درجات کو بلند کرنے اور اُن کے گناہوں کی مغفرت کے لیے آتی ہے، لیکن یہ ہر کسی پر ایک جیسی نہیں ہوتی؛ کچھ لوگوں کو زیادہ سختی سے محسوس ہوتی ہے۔ یہ اللہ ﷻ کی حکمت کا ایک حصہ ہے۔ اللہ ﷻ لوگوں کو ہر چیز امتحان کے طور پر دیتا ہے—خواہ کسی کا مقام بلند کرنے کے لیے ہو یا اُن کے گناہوں کو صاف کرنے کے لیے۔ وہ بیماری اللہ ﷻ کی طرف سے آتی ہے۔

ایک بیمار شخص کو شفا حاصل کرنے کے لیے معالج کے پاس جانا چاہیے؛ کسی کو بھی بیماری کو اپنے حال پر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ مگر کچھ لوگ ہمیشہ پریشانی اور وسوسے میں پڑے رہتے ہیں، پوچھتے ہیں، "کیا میں بیمار ہوں یا نہیں؟ یہ کیسی حالت ہے؟" اور بے ضرورت معالج کے پاس جاتے ہیں۔ دوسرے لوگ، بیشک، اصل میں بیمار ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسی صورتِ حال میں مناسب طریقے سے عمل کرنا چاہیے۔ آج کل، کیونکہ دواخانے (شفاخانے) کے چکر اور علاج مفت ہیں، لوگ بار بار دواخانے جاتے ہیں، جس سے بے ضرورت علاجی عملیات ہو جاتی ہیں۔ سنت کے مطابق علاج بھی کیے جا سکتے ہیں، لیکن اُن کے بھی اپنے مناسب طریقے اور اصول ہیں؛ آپ کسی بھی وقت حجّامہ یا دوسرے علاجی عملیات نہیں کروا سکتے۔ آپ کو دوائی مناسب ہدایات کے مطابق لینی چاہیے اور دیے گئے مشورے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ شفا حاصل ہو۔ اگر پوری شفا نہ بھی ملے، تو اللہ ﷻ پھر بھی اسے ہلکا کر سکتا ہے۔ یہ اللہ ﷻ کا حکم ہے؛ دوائی لیتے وقت آپ کو شفا حاصل کرنے کی نیت سے اور بسم اللہ پڑھ کر لینی چاہیے، کیونکہ شفا دوائی سے نہیں، بلکہ اللہ ﷻ کے جانب سے آتی ہے۔ دوائی صرف ایک وسیلہ ہے۔ آپ کو یہ نہیں کہنا چاہیے، "میں صرف اُس دوائی کی وجہ سے ٹھیک ہو گیا۔" یہ اللہ ﷻ کا حکم ہے؛ شفا اللہ ﷻ سے آتی ہے، اور دوائی صرف ایک وسیلہ بنی۔

یہ انسان کے لیے ایک امتحان ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا، یہ ایک آزمائش ہے، مگر کبھی کبھی انسان حد سے زیادہ آگے گزر جاتا ہے، کہتا ہے، "میں نے یہ کیا، میں نے وہ حاصل کیا۔" کبھی کبھی، اللہ ﷻ ایسی بیماری اس لیے بھیجتے ہیں کہ ایسا تکبر ٹوٹ جائے۔ بیماری اللہ ﷻ کی الٰہی حکمت کا حصہ ہے۔ کچھ لوگ بغاوت

www.mawlanasultan.org

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

کرتے ہیں، پوچھتے ہیں، "یہ میرے ساتھ کیوں ہوا؟" اگر آپ بغاوت کریں تو آپ کے درد کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے؛ یعنی آپ بیکار میں درد اور مشکلات سہہ رہے ہوتے ہیں۔ اس کے بجائے آپ کو یہ کہنا چاہیے، "یہ اللہ ﷻ کی طرف سے آیا ہے؛ اللہ ﷻ شفا عطا فرمائیں،" اور اُس ﷻ سے کبھی امید نہ کھوئے۔ اللہ ﷻ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے، آخری سانس تک بھی نہیں۔ شفا ہو سکتی ہے۔ آپ دوسروں سے دعا مانگتے ہیں اور اللہ ﷻ کی تعریف کرتے ہیں، یہ مانتے ہوئے، "اُس ﷻ نے ہمیں یہ بیماری اس لیے دی تاکہ ہمارے درجات بلند ہوں۔" لہٰذا لوگوں کو بغاوت نہیں کرنی چاہیے؛ کوئی دوسرا دروازہ نہیں ہے جہاں جایا جائے، کوئی بھی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ آپ اللہ ﷻ سے بغاوت کر سکتے ہیں کہ تم پر بیماری بھیجی گئی، مگر اُس ﷻ سے بھاگنے کی کوئی دوسری جگہ نہیں۔ ہم اللہ ﷻ سے آئے ہیں، اور اللہ ﷻ ہی کی طرف آخر میں لوٹنا ہے؛ اور کوئی نجات نہیں۔

اللہ ﷻ ہماری حفاظت عطا فرمائیں۔ اللہ ﷻ ہمیں صحت مند زندگی عطا فرمائیں، کیونکہ صحت ایک بہت بڑی نعمت ہے—سچ میں ایک عظیم عنایت ہے۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں لوگ اکثر دھوکے میں رہتے ہیں اور اُن کی اصل قیمت نہیں پہچانتے۔ جیسے اُن کی زندگی گزرتی جاتی ہے، وہ اس سے بے خبر رہتے ہیں اور اپنی صحت کی قدر نہیں کرتے؛ جب وہ بیمار پڑتے ہیں تب اُنہیں پتہ چلتا ہے کہ صحت کتنی بڑی نعمت ہے۔ اللہ ﷻ ہماری حفاظت عطا فرمائیں اور تمام بیماروں کو شفا عطا فرمائیں۔ اللہ ﷻ ہم سب کی حفاظت فرمائیں، ان شاء اللہ۔ ہمیں بیماری کے امتحان میں نہ ڈالیں، ان شاء اللہ۔ اللہ ﷻ ہمیں صحت اور عافیت کی زندگی عطا فرمائیں، اور ہمارے ایمان کو کوئی نقصان نہ پہنچے، ان شاء اللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۱۱ اکتوبر ۲۰۲۶ / ۳۰ ربیع الآخر ۱۴۴۸
فَجْر نَمَاز ــ اَقْبَابَا دَرْگاہ، اِسْتَنْبُول

www.mawlanasultan.org